Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی اَنْ یَّبعثک ربّک مقامًا محمودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۲۸ ہش | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ | ۲۴ فروری ۱۹۴۹ء | نمبر ۴۵

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۱۵-۱۶-۱۷-اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہو گا۔

۱۵ اور ۱۶-اپریل کی درمیانی شب کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہو گا۔ انشاء اللہ

(نظارت دعوت و تبلیغ)

کپڑے کی قیمتوں میں دس سے پندرہ فیصدی تک کمی ہو جائیگی

قیمتوں میں کمی کرنے کیلئے حکومت کی تدابیر

کراچی ۲۳ فروری - حکومت پاکستان نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ وہ ملک کی ملوں کے کپڑے کی قیمتوں کو کم کرنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کر رہی ہے حکومت نے تمام ملوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ یکم مارچ سے کپڑے کی قیمتوں میں دس سے پندرہ فیصدی تک کمی کر دی۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کچھ عرصہ سے کپڑے کی قیمتوں کو کم کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ سوت اور مل کے کپڑے کی قیمتیں کم از کم اس سطح پر آجائیں۔ جس سطح پر ہندوستان میں ہیں۔

ٹیکسٹائل کمشنر نے اس سلسلے میں تمام ملوں کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ وہ یکم مارچ ۱۹۴۹ء سے کپڑے کی قیمتوں میں دس فیصدی سے ۱۵ فیصدی تک کمی کر دیں۔ حکومت ضروری کپڑا مثلاً لٹھا، وائل ٹویل چادریں اور کوٹوں کا کپڑا زیادہ مقدار میں تیار کرنے کے لئے بھی مناسب تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ سلائی کا دھاگہ تیار کرنے کی صنعت کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے حکومت نے ہاتھ کی چرخی سے تیار شدہ دھاگے کی قیمت سے کنٹرول اٹھا لیا ہے۔ اور اس کی نقل و حرکت سے بھی پابندی اُٹھالی ہے۔

پاک پارلیمنٹ کا اجلاس

مختلف امُور کے متعلق حکومت کیطرف سے اہم تصریحات

کراچی ۲۳ فروری۔ سردار عبدالرب نشتر نے پاک پارلیمنٹ میں چاٹگام کے ۱۹۱۴ء کے پورٹ ٹرسٹ ایکٹ میں ترمیم کرنے کا بل پیش کیا۔ آپ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قیام پاکستان کے بعد اس بندرگاہ کی تجارتی اور دفاعی لحاظ سے اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اسلئے پورٹ ٹرسٹ ایکٹ میں ضروری ترامیم ہونی چاہئیں۔

یہ بل منظور کر لیا گیا۔

اس سے قبل ایوان نے مغربی بنگال کے وزیر داخلہ کرن شنکر رائے کی وفات پر اظہار افسوس کیا وزیر خزانہ مسٹر غلام محمدؐ نے ایوان کیطرف سے مسٹر رائے کے متعلقین کے ساتھ اظہار افسوس کرتے ہوئے بتایا مسٹر رائے مغربی بنگال کے وزیر بننے سے قبل پاک پارلیمنٹ کی حزب مخالف کے لیڈر تھے۔

ایک سوال کے جواب میں خواجہ شہاب الدین وزیر مہاجرین نے بتایا کہ گذشتہ دنوں ہر ماہ قریباً پانچہزار مہاجرین کراچی آتے رہے ہیں۔ اب حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کراچی میں مزید مہاجرین کی گنجائش نہیں۔

وزیر مواصلات نے بتایا کہ بس سروس چلانے کے سلسلے میں عنقریب مرکز۔ صوبوں اور ریاستوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں غور کیا جائیگا اسکے بعد حکومت اس سلسلے میں کوئی پالیسی وضع کر سکے گی۔

وزیر بے محکمہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے بتایا کہ مغربی پنجاب میں قریباً پانچ لاکھ کشمیری مہاجرین موجود ہیں۔

آپ نے بتایا کہ ابھی تک مہاجرین کو واپس کشمیر بھیجنے کا سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ لیکن کمشن نے اس سلسلے میں منظوری دیدی ہے۔

خواجہ شہاب الدین نے مسٹر ہاشم گزدر کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت خطابات دینے کی رسم قائم رکھنا نہیں چاہتی۔

آزاد فوج کو ہر لمحہ چوکس اور مسلح رہنا چاہیئے

(سردار ابراہیم)

میر پور ۲۳ فروری سردار محمدؐ ابراہیم صدر حکومت آزاد کشمیر نے آزاد کشمیر کی ساتویں ہیڈکوارٹر بریگیڈ کا معائنہ کرتے ہوئے کہا جب تک آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ مسئلہ کشمیر کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ہمیں چوکس اور مسلح رہنا چاہیئے۔ ہماری فوج کے کارناموں پر ساری اسلامی دُنیا کو فخر ہے۔ صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ آزاد کشمیر کا آئین عوام کی خواہشات کے مطابق بنایا جائے گا۔ اور اس کی بنیاد اسلام کے مقدس اصُولوں پر رکھی جائے گی۔

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی تشویشناک علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

محترم نواب صاحب کو شروع رات میں بے چینی رہی پھر نیند آگئی کل کے دورے کے بعد سے طبیعت بہت مضمحل ہے۔ خون کے دباؤ اور دل کی حالت پہلے جیسی رہی

حضرت اُمّ المومنین اطال اللہ ظلہا کیطرف سے دُعا کی تحریک

عزیزم (میاں) عبداللہ خاں سلمہ کی تشویشناک علالت کا سلسلہ لمبا ہو رہا ہے۔ اور وقفہ وقفہ کے بعد بیماری کا حملہ ہوتا رہتا ہے۔ میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ ان کی صحت اور شفایابی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دُعائیں کریں۔

اُم محمود

(اُم المومنین اطال اللہ ظلہا)

پاکستان کا غذائی قافلہ ہندوستانی علاقہ میں

راولپنڈی ۲۳ فروری۔ پاکستان کی لاریوں کا ایک قافلہ مہاجرین کوٹلی کے لئے خوراک لے کر آج جھنگر کے علاقہ سے گذرا اتحادی اقوام کے دو ممبر بھی اس کے ہمراہ تھے۔ انڈین یونین نے ۲۱ فروری کو اس علاقہ سے گزرنے کی اجازت دی تھی۔ لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے ابتک نہ جا سکا تھا۔ اس دوران میں لاریوں کے ذریعے خوراک پہنچائی جاتی رہی ہے

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل - بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل-بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

موت عرب پناہ گزینوں کے مسئلہ کو حل کر دے گی

کیمپوں میں پناہ گزینوں کی زبوں حالی اور اقوام متحدہ کی ناکافی امداد

قاہرہ ۲۳ فروری۔ فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کو بیماری اور فاقہ نے اس طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے کہ حکام نے متنبہ کیا ہے کہ کئی ہزار آدمیوں کی موت سے دنیا کا سب سے بڑا انسانی مسئلہ جزوی طور پر حل ہو جائیگا۔ اطلاع مظہر ہے کہ انتظامی خرابیوں کی وجہ سے امداد کی حالت اور بھی بدتر ہو گئی ہے۔ ناکافی منصوبہ بندی اور مقامی حالات کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے اقوام متحدہ کے دئیے ہوئے پچاس لاکھ ڈالر سات لاکھ پناہ گزینوں کو صرف پانچ اونس آٹا روزانہ دینے میں خرچ کر دئیے گئے۔

یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ مقدار بمشکل پناہ گزینوں کو اس وقت تک زندہ رکھنے کے لئے کفائت کر سکتی ہے جب تک کہ بیماری اور موسم انہیں ہلاک نہ کر ڈالے۔

چھ ماہ تک بھوک اور موسم کی سختیاں برداشت کرنے کے بعد جیریکو کے گرد کیمپوں کے ساٹھ ہزار پناہ گزین انتہائی خستہ حال ہیں۔ شرح اموات حاصل نہیں ہو سکیں۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ وہاں کی رفتار شرق اردن کے کیمپوں میں موت کی رفتار سے زیادہ ہے۔ ایک ماہ میں شرق اردن کے کیمپوں میں شرح اموات چار فیصدی تھی۔

بیت اللحم اور عبران میں پناہ گزینوں میں بخار پھیل رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ کی امداد اس مخدوش صورت حال کو روکنے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ (اسٹار)

مصری کابینہ میں تبدیلیاں

قاہرہ ۲۲ فروری۔ یقین کیا جاتا ہے کہ کل قومی پارٹی کے لیڈر حافظ رمضان پاشا اور سعد پارٹی کے لیڈر وزیر اعظم عبدالہادی پاشا کے درمیان ملاقات مصر کی کابینہ میں تبدیلیاں ہونے کا پیش خیمہ ہے۔ توقع ہے کہ یہ تبدیلیاں ایک ہفتہ میں ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

عرب لیگ کا اجلاس نہیں ہوگا

قاہرہ ۲۲ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عرب لیگ کونسل کا یہاں مارچ میں جو اجلاس ہونیوالا تھا وہ اب منعقد نہیں ہوگا۔

اس اجلاس میں لیگ کے اصولوں میں ایک ترمیم کرنے کی تجویز تھی۔ جس کی رو سے لیگ کے تمام فیصلوں پر بلا استثنیٰ تمام ممبروں کو عامل ہونا ضروری ہوتا۔ لیگ کے سیکرٹری جنرل سے جب اطلاعات پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا کہ انہیں بدلا جارہا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ کل بھی حسب معمول اپنے عہدہ پر رہیں گے۔ (اسٹار)

صوبہ سرحد میں عورتوں کیلئے ڈگری کالج

کراچی ۲۲ فروری۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں عنقریب عورتوں کے لئے پہلا ڈگری کالج قائم کیا جائے گا۔ یہ کالج مغربی پنجاب کی یونیورسٹی سے ملحق ہوگا۔

صوبہ میں خواتین کی تعلیم کو ترقی دینے کے خیال سے حکومت پاکستان نے صوبہ سرحد کی حکومت کو ۱۹۴۹-۵۰ء کیلئے ساٹھ ہزار روپیہ کی گرانٹ دی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پچیس ہزار روپیہ کی ایک مسلسل گرانٹ بھی کالج کے لئے منظور کی گئی ہے۔ اس کالج کے قائم ہو جانے سے خواتین کی تعلیم میں بڑی کمی پوری ہو جائے گی۔ شروع شروع میں انٹرمیڈیٹ کلاس تک سائنس کی تعلیم دی جائیگی۔

اہل فارموسا کی بغاوت کی دھمکی

شنگھائی ۲۳ فروری۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ قوم پرستوں کی جزیرہ فارموسا کو قوم پرستوں کا اڈہ بنانے اور چینی جنگ جاری رہنے کی صورت میں وہاں سے اقدام کرنے کی تجاویز خطرہ میں پڑ گئی ہیں۔ کیونکہ اہل فارموسا کے بغاوت کر دینے کا خدشہ ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آزاد فارموسا کی ایک تحریک قوم پرستوں کو فوجی اعتبار سے جزیرہ کو استعمال کرنے سے روکنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ابھی اس بات پر بھی اعتراض ہے کہ چینی ڈالر کے مقابلہ میں ان کی کرنسی کی شرح کم مقرر کی گئی ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ جزیرہ کے گورنر جنرل اسٹاف جنرل چینگ چین نے بغاوت روکنے کے پہلے ہی سے انتظامات کر لئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ پر کثیر مقدار میں اسلحہ پوشیدہ ہیں۔

جنرل سموں چیانگ کائی شیک کے فرزند اور فارموسا کے کومنتانگ لیڈر میجر جنرل چیانگ چنگ کو ڈ کو اہل فارموسا کی جانب سے قتل کرنے کی ایک دھمکی موصول ہوئی ہے۔ (اسٹار)

لبنانی طلبا نیو یارک میں

بیروت ۲۲ فروری۔ نیویارک کی کلمبیا یونیورسٹی نے حکومت لبنان سے کہا کہ وہ حالیہ جاری کردہ تعلیمی پروگرام کی ایک نقل یونیورسٹی کو بھیجے تاکہ یونیورسٹی اس پروگرام کے ماتحت لبنان کے ان طلباء کے ساتھ طریق عمل رکھ سکے جو اس یونیورسٹی میں تعلیم پا رہے ہیں۔ (اسٹار)

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ حکومت جب ماہمہ ہندوستان کے ساتھ اپنی تجارت کو ترقی دینے کے لئے ہندوستان کے بڑے بڑے اہم تجارتی مرکزوں میں اپنے ٹریڈ کمشنر مقرر کرے گی۔

ہندوستان میں کمیونسٹوں کی گرفتاری

لندن ۲۳ فروری۔ کل برطانیہ کے اکثر اخباروں میں کثیر تعداد میں کمیونسٹوں کو گرفتار کرنے اور اس طرح مخدوش کل ہند ہڑتال کو روک دینے میں ہندوستان کے کامیاب اقدام کی اطلاعات صفحہ اول پر شائع کی گئیں

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے اسے اہم ترین خبر دل کے ساتھ شائع کیا۔ کل ہند تباہی پھیلانے کی سازش۔۔۔ ۵۰۰ گرفتار" کی ۷ کالمی سرخی کے تحت اخبار مذکور کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں۔ وہ سرغنہ تھے۔ انہوں نے پاور ہاؤسوں۔ کارخانوں سگنل کے مرکزوں اور پلوں پر حملہ کرنے کی اسکیم تیار کی تھی۔

ڈربن میں پھر فسادات ہو جانے کی اطلاعات کے متعلق برطانیہ کی تشویش کا اظہار اس اہمیت سے ہوتا ہے جو ان خبروں کی اشاعت میں دی گئی ہے۔ کل کے اخبار "نیوز کرانیکل" میں اسے بہت نمایاں طور پر شائع کیا گیا (اسٹار)

بمبئی ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خاں پر کل دوسری مرتبہ عمل جراحی کیا گیا۔ جو کامیاب رہا۔ ان کی حالت بالکل اچھی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

اور "پیغام" ان کو منافق قرار دے رہا ہے"۔ جب تک آپ قرآن کریم سے لفظ "کفر" سے "کفر ارتداد" کا امتیاز ثابت نہ فرمائیں عقل کے مطابق آیت مندرجہ بالا کے یہی معنے لئے جائینگے کہ من شاء فلیکفر کے الفاظ میں کفر ارتداد بھی شامل ہے اور اگر ایسا ہے اور ضرور ایسا ہے تو پھر کیا یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کریم مذہب کے لئے ترک اسلام پر کوئی پابندی نہیں لگاتا اور خالص ارتداد کی قرآن میں کوئی ایسی سزا مقرر نہیں جس کے قاضی صاحب قایل ہیں۔

یہ صرف ایک اشارہ ہے جو ہم نے کیا ہے ورنہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم قرآن کریم سے بیسیوں آیات پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کفر ارتداد کی سزا کفر اول کی سزا سے قطعاً مختلف نہیں ہے اور وہ سزا صرف اللہ تعالےٰ ہی اس دنیا اور اس دنیا میں دیتا ہے کسی انسانی عدالت کو خواہ اس کا صدر کتنا بڑا قاضی ہی کیوں نہ ہو بلکہ کوئی نبی کیوں نہ ہو از روئے قرآن کریم صرف مذہب کے لئے ترک اسلام کی کوئی سزا نہیں دے سکتا۔

شرق اردن کو یہودیوں کے خلوص کا یقین دلایا جائے

شاہ عبداللہ کی شرائط امن

لندن ۲۳ فروری۔ شرق اردن اور یہودیوں کے درمیان عارضی صلح کی گفت و شنید جمعہ کو رہوڈس میں شروع ہونے والی ہے۔ اس سے پیشتر شاہ عبداللہ نے اخبار "لندن ٹائمز" کے نامہ نگار سے ایک انٹرویو میں بیان کیا کہ شرق اردن کی حکومت اسرائیل سے مذاکرات کرنے پر آمادہ ہے بشرطیکہ اسرائیل ارادوں کا پر خلوص طور پر یقین دلائے لیکن اگر یہودیوں نے ہٹ دھرمی سے کام لیا اور ہتھیار اٹھائے تو اس کا مقابلہ الجیش العربیہ کرے گی۔

فی الوقت شرق اردن کی حکومت کو صیہونیوں کے ارادوں کا اطمینان نہیں ہے۔ لیکن وہ قطعی طور پر فوجی بنیاد پر عارضی صلح کے لئے گفت و شنید کرنے کے واسطے ایک مختصر فوجی وفد رہوڈس روانہ کرے گی۔

اس وفد کو مفاہمت کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ لیکن خصوصاً بیت المقدس کے مستقبل کے لئے بعض مسائل پر وہ مفاہمت نہیں کرے گا۔ قدیمی شہر کبھی بھی اسرائیل کو نہیں دیا جائے گا۔ قدیمی شہر اور ان علاقوں پر جو پہلے عربوں کے قبضہ میں تھے شرق کا دعویٰ ہے۔

مشرق وسطیٰ کی حفاظت کے سلسلہ میں شاہ عبداللہ نے کہا کہ جنگ کی صورت میں وہ عرب اور برطانوی امریکی اتحاد کا خیر مقدم کریں گے۔ لیکن امن میں امریکی شرکت غیر ضروری ہے

انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور عربوں کے تعلقات برقرار رہیں گے۔ اور زیادہ مضبوط ہوتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک فوجی اتحاد ہو جائے جو مشرق وسطیٰ کی حفاظت کا ضامن ہو جائے گا۔

رہوڈیشیا کے لئے ہندوستانی مزدور

بولاوایو ۲۳ فروری۔ یہاں رہوڈیشیا کے کسانوں کی قومی یونین کی ایک برانچ کے جلسہ میں اس تجویز کی حمایت کی گئی۔ کہ زراعتی مزدوروں کی حیثیت سے ہندوستانی باشندے رہوڈیشیا کے لئے لائے جائیں۔ اس اسکیم کی وجہ سے جو مزدور لائے جائیں گے کنٹریکٹ ختم ہونے پر انہیں واپس جانا ہوگا۔ (اسٹار)

روزنامہ
الفضل

۲۴ فروری ۱۹۴۹ء

قرآن کریم میں ارتداد کی سزا

جناب قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب شمس آباد نے آزاد میں قتل مرتد کے مسئلہ پر ایک مضمون معاصر "آزاد" میں شائع کرایا تھا۔ جس میں فاضل قاضی صاحب نے سورۂ توبہ کی آیت یحلفون باللہ...الخ سے استدلال کر کے ثابت کرنا چاہا تھا کہ قتل مرتد کی سزا قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور وہ آیہ مذکور سے نکلتی ہے۔ ہم نے ۲۱ جنوری کے الفضل میں آپ کی اس دلیل کی جانچ پڑتال کی تھی۔ اور آپ کے استدلال کو محض الفاظ کی کھینچ تان بتایا تھا۔ اور بالکل غلط اور بعید از قیاس ثابت کر دیا تھا۔ اور واضح کر دیا تھا۔ کہ اس آیہ کریمہ سے قتل مرتد کی سزا قطعاً ثابت نہیں ہوسکتی۔ ہم نے دیدہ دانستہ اس آیہ کریمہ کے سیاق وسباق کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور اس حقیقت کے متعلق کہ یہ آیہ کریمہ دراصل منافقین کے متعلق ہے کچھ نہیں کہا تھا۔ کیونکہ یہ بات مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ قاضی صاحب جس مسئلہ قتل مرتد کو اس آیہ سے ثابت فرمانا چاہتے صرف اسی کے متعلق بحث کی جائے۔ اور یہ وضاحت کر دینا کہ اس آیہ کریمہ میں بھی کسی کے قتل وقتل کا کوئی ذکر نہیں ہے فی الحال کافی ہے۔ چنانچہ اپنے افتتاحیہ مذکورہ بالا میں ہم نے صاف طور پر دکھا دیا تھا۔ کہ قاضی صاحب محض لفاظی اور محض اپنے قیاس سے کام لے رہے ہیں۔ اور جن ٹکڑوں سے وہ قتل کی سزا نکالتے ہیں وہ اس معنے پر قطعاً دلالت نہیں کرتے۔

سورۂ توبہ کی یہ آیت کریمہ دراصل خاص منافقین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اس کے متعلق ۵ فروری کے الفضل میں مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس میں آپ نے آیت کے شان نزول کا تذکرہ فرمایا ہے اور روایات سے ثابت کیا ہے۔ کہ کن لوگوں کے متعلق اس میں ذکر ہے۔ لیکن ہم جہاں تک قتل مرتد کی سزا کا قرآن کریم میں حکم موجود ہونے یا نہ موجود ہونے کا تعلق ہے اس بات کو پھر بھی خارج از بحث سمجھتے ہیں۔ اور قاضی صاحب سے اس وقت صرف اتنا سمجھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس آیت سے کس طرح قتل کی سزا نکلتی ہے۔

قاضی صاحب نے "آزاد" ۲۳ فروری میں "ارتداد اور مرزائیت" کے دلآویز عنوان سے ایک مضمون پھر شائع فرمایا ہے۔ ہم نے اس امید میں اس مضمون کے حرف حرف کو بغور پڑھا۔ کہ قاضی صاحب نے ہمارے افتتاحیہ کے جواب میں کچھ فرمایا ہوگا۔ لیکن افسوس ہے کہ قاضی صاحب گو اب بھی قرآن مجید سے قتل مرتد کی سزا ثابت ہونے پر مصر ہیں۔ مگر وہ ایک اور ہی روش پر چل نکلے۔ اور پیغام صلح کے حوالہ سے کہ یہ آیہ کریمہ منافقین کے متعلق ہے کفر و ارتداد کی غیر متعلقہ بحث میں پڑ گئے ہیں۔ ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ خواہ یہ آیہ دراصل منافقین کے متعلق ہے جیسا کہ واقعہ ہے یا مرتدین کے متعلق ہے جیسا کہ قاضی صاحب فرماتے ہیں۔ اس کا اس بحث کے ساتھ کہ اس آیہ میں کسی کے قتل کا حکم دیا گیا ہے یا نہیں کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے سیدھا سا سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس آیہ کے جن الفاظ سے قاضی صاحب قتل کا حکم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے قتل کا حکم نکلتا ہے۔ اگر قاضی صاحب ان الفاظ میں سے قتل کا حکم ثابت کر دیں۔ تو ہم قاضی صاحب سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم منافق اور مرتد کا سوال نہیں اٹھائیں گے۔ اور مان لیں گے کہ قرآن کریم میں قتل مرتد کی سزا موجود ہے۔

ہم نے اپنے افتتاحیہ محولہ بالا میں اس آیہ پر اسی نقطۂ نظر سے بحث کی تھی۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے واضح کیا تھا۔ کہ جن الفاظ سے قاضی صاحب قتل کی سزا نکالنا چاہتے ہیں۔ ان الفاظ سے قتل کی سزا کا مفہوم نہیں نکلتا۔ معلوم ہوتا ہے یا تو قاضی صاحب کی نظر سے ہمارا وہ افتتاحیہ گزرا ہی نہیں۔ اور یا پھر آپ اپنی کمزوری محسوس کر کے اسکو نظر انداز کر گئے ہیں۔ چونکہ بدگمانی ہمارے اخلاق کے منافی ہے۔ ہم یہی قیاس کرتے ہیں کہ ہمارا وہ افتتاحیہ کسی طرح قاضی صاحب کی نظر سے نہیں گزرا۔ اور ہم ان سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ آپ اسکو ملاحظہ فرمائیں اگر آپ کو ۲۱ جنوری کا الفضل دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ تو ہم آپ کو طلب کرنے پر ارسال کر دیں گے۔

قتل مرتد کا مسئلہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اور اس زمانے میں اس کے متعلق صحیح تحقیقات اس لئے نہایت ضروری ہو گئی ہے۔ کہ تبلیغ اسلام پر اس کا بہت اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے ایک دوسرے افتتاحیہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمارے مبلغین کو اس مسئلہ کی اس خطرناک صورت کی وجہ سے جو بعض علمائے اسکو دے رکھی ہے غیر مسلموں میں تبلیغ کے دوران میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اگرچہ ہمارے مبلغین قرآن کریم سے اس مسئلہ کا صحیح پہلو دکھانے کی سعی بلیغ کرتے ہیں۔ لیکن غیر مسلم ہمیشہ بعض علمائے اسلام کی تشریحات کا حوالہ دے کر ان کو خاموش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاید قاضی صاحب مسئلہ کے اس پہلو کو وہ اہمیت نہ دیتے ہوں۔ کیونکہ جہاں تک ہمارا خیال ہے آپ کو شاید غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن ہمارے مبلغین کے لئے اس مسئلہ کا صاف ہو جانا نہایت اہم ہے۔ ہم قاضی صاحب سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس مسئلہ پر آئندہ قلم اٹھائیں گے۔ اور محض اپنی بات پر اڑنے یا کسی دوست کو خوش کرنے یا محض احمدیت کو زک پہنچانے کی نیت سے ایسا نہیں کریں گے۔ اس لئے ہم قاضی صاحب کے سامنے جو سوال رکھنا چاہتے ہیں اور جس پر آپ سے تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ "آیا قرآن کریم میں ایسے شخص کے لئے جو خالص دین کی خاطر اسلام ترک کرتا ہے کوئی ایسی سزا مقرر ہے۔ جو اسلامی حکومت کی کوئی عدالت اس کو دے سکتی ہے۔" ہم نے قتل کا لفظ عمداً چھوڑ دیا ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ قاضی صاحب قرآن کریم سے صرف اتنا ثابت کر دیں۔ کہ نیک نیتی سے ترک اسلام کرنے والے کو کوئی انسانی عدالت سزا دے سکتی ہے۔ اگر وہ اتنا بھی ثابت کر دیں گے۔ تو ہم سمجھیں گے کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور ہم پر احسان کیا ہے کہ ہمیں ایک بڑی غلطی سے نکالا ہے۔

مسئلہ کی نوعیت کے لحاظ سے یہ ہمارا کام نہیں ہے کہ ہم قرآن مجید سے ثابت کریں۔ کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیشہ اثبات کو ثابت کیا جاتا ہے نہ کہ نفی کو۔ مثلاً اگر الف کہے کہ فلاں کمرے میں "ب" شخص موجود ہے۔ تو یہ الف کا فرض ہے کہ وہ ثابت کرے۔ کہ موجود ہے کیونکہ یہ بات اسکے لئے نہایت آسان ہے کہ وہ ب کو لا کر سامنے موجود کر دے۔ لیکن جو شخص ب کی موجودگی سے انکار کرتا ہے۔ اس کے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ ممکن ہوسکتا ہے کہ کمرے میں کوئی ایسا گوشہ ہو جو نفی کرنے والے کو معلوم نہ ہو۔ اور جہاں ب چھپا بیٹھا ہو۔ اس لئے سیدھی اور عقل کی بات یہی ہے کہ قاضی صاحب کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم سے قتل مرتد کی سزا نکالیں۔ جس بات کا ایسے دھڑلے سے دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ اور جس کے نتائج اور نہ سہی صرف تبلیغی نقطۂ نظر سے ہی سہی نہایت دور رس اور اہم ہیں ضروری ہے۔ کہ اسکو غیر مبہم طور پر قرآن کریم سے ثابت کیا جائے۔

ہمیں یہاں اس بات کو جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ قاضی صاحب کے ہم خیال اکثر علمائے اسلام نے حال ہی میں اس بات کا کھلا اعتراف کیا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزا کا ذکر نہیں ہے۔ ہم ان کی تحقیقات کو غلط مان لیتے ہیں۔ اور قاضی صاحب سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ازسر نو اس مسئلہ کو ہاتھ میں لیں۔ اور ازسر نو تحقیقات فرمائیں۔ اور ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ۔ قتل تو کجا اگر قرآن کریم سے یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ محض مذہب کے لئے اسلام کو ترک کرنے والے کو ایک چھڑی مارنے کی بھی سزا ہے تو ہم آپ کو اس زمانہ کا سب سے بڑا عالم مان لیں گے

اگرچہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ قاضی صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ بیّن الفاظ میں مرتد کی ایسی سزا قرآن کریم سے ثابت کریں۔ لیکن ہمیں احتمال ہے کہ شائد قاضی صاحب اس کا یہ جواب دیں کہ تمام شرعی جرائم کی سزا کا ذکر قرآن کریم میں ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہم اس بات پر بھی رضامند ہیں کہ قرآن کریم سے ثابت کر کے دکھائیں۔ کہ مرتد کی سزا اس میں موجود ہے۔ اور وہ سزا صرف اللہ تعالےٰ ہی دے سکتا ہے کوئی انسان نہیں دے سکتا۔ اور کافر اول اور مرتد کی ایک ہی سزا ہے۔ دونوں کی سزا میں ذرا بھی فرق نہیں۔ بلکہ ہم اس سے بھی آگے چلتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے قرآن کریم سے واضح الفاظ میں یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ مرتد کی اس میں کوئی ایسی سزا مقرر نہیں ہے۔ جو کوئی انسانی عدالت دے سکتی ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہم قرآن کریم سے یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ مذہب کی خاطر اسلام کو ترک کرنے والے کو کسی انسان کا جسمانی سزا دینا قرآن کریم کے احکام کی کھلی کھلی خلاف ورزی ہے اور یہ تو صاف ہی ہے کہ قرآن کریم کے احکام کی کھلی کھلی خلاف ورزی کیا معنے رکھتی ہے۔

ہم یہاں اس آخر الذکر بات کے متعلق صرف ایک ہی قرآنی اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور قاضی صاحب سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی تحقیقات کے دوران میں اس قرآنی اشارہ کو ضرور مدنظر رکھیں گے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

- جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔

قاضی صاحب نے سورۂ توبہ کی جو آیہ کریمہ پیش فرمائی ہے اس میں کفروا بعد اسلامھم کے الفاظ آئے ہیں۔ ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ کفر کا لفظ کفر اول اور کفر ارتداد دونوں پر حاوی ہے۔ چنانچہ خود قاضی صاحب نے اسکو تسلیم فرمایا ہے۔ جہاں انہوں نے اپنے دوسرے مضمون میں انہی الفاظ کو پیغام صلح کے جواب میں استعمال کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

> (۲) "پیغام" نے قرآن کریم کی اس آیت کو جس میں کفروا بعد اسلامھم کا صاف لفظ موجود ہے منافق کے حق میں قرار دیا گیا ہے (؟) اگرچہ قرآن کریم کی آیات کا خصوص (؟) مواد کا اعتبار نہیں ہے بلکہ قرآن ایک ابدی اور غیر قابل ترمیم قانون ہے پھر خدا تعالےٰ ان کو کافر کہہ رہا ہے۔

(باقی دیکھیں صہ کالم عہ)

بانیانِ مذاہب کی تعلیم میں اختلاف کی وجہ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سب مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے تو ان کی تعلیمات میں اختلاف کیوں تھا؟ کیا خدا تعالیٰ مختلف تعلیمیں دے سکتا ہے۔ جب کہ کوئی عقلمند انسان بھی مختلف تعلیمیں نہیں دیا کرتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ہی قسم کے حالات میں مختلف قسم کی تعلیمیں نہیں دی جاتیں۔ بلکہ مختلف حالات میں مختلف تعلیمیں دینا ہی حکیم ہستیوں کا کام ہوتا ہے۔ آدمؑ کے زمانہ میں تمام بنی نوع ایک ہی جگہ رہتے تھے اسلئے ان کے لئے ایک ہی قسم کی تعلیم کافی تھی۔ شاید نوحؑ تک بھی یہی حالت تھی مگر میں اس کے متعلق قطعی رائے نہیں رکھتا۔ بائبل کہتی ہے کہ بابل کے زمانہ تک تمام قومیں ایک ہی جگہ رہتی تھیں گو بائبل تاریخ کی کتاب نہیں۔ لیکن ایک بات بائبل کے اس دعوے کی تائید میں مجھے تاریخ سے نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا کی تمام اقوام میں یہاں تک بعض جزائر کے وحشی قبائل میں بھی طوفان نوحؑ کی خبر ملتی ہے۔ چونکہ ایسا طوفان جو ساری دنیا پر آیا ہو اور پھر ساری دنیا کو اسکے عالمگیر ہونے کا علم بھی ہو یہ ایک غیر طبعی سا دعوےٰ ہو گا اسلئے یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ دنیا کے کسی ایک مقام پر یہ طوفان آیا اور اس کے بعد لوگ اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ پس گو بابل کے زمانہ تک دنیا کا ایک ہونا ثابت نہ ہو۔ مگر نوحؑ کے زمانہ تک دنیا کا ایک ہونا ثابت ہوتا ہے۔

نوحؑ کے زمانہ کے بعد کسی وقت جب بنی نوع انسان متفرق ملکوں میں پھیل گئے اور وہ تعلیم جو نوحؑ نے دی تھی آہستہ آہستہ خراب ہونے لگی تو بوجہ اسکے کہ آمد و رفت کے ذرائع محدود تھے۔ اور ایک ملک کے نبی کی آواز دوسری جگہ نہیں پہنچتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے مختلف ملکوں میں اپنے نبی بھیجے تاکہ کوئی قوم اس کی ہدایت سے محروم نہ رہ جائے۔ اور اس سے اختلاف مذاہب کی بنیاد پڑی۔ چونکہ بنی نوع انسان کی دماغی حالت ابھی تکمیل کو نہ پہنچی تھی اور علم اور عقل اپنے نقطۂ مرکزی کو نہ پہنچے تھے۔ اس لئے ہر ملک اور اس ملک کی دماغی حالت کے مطابق تعلیمات نازل ہوئیں۔

جب نسلیں ترقی کرتی گئیں۔ اور غیر ممالک آباد ہونے شروع ہوئے۔ اور آبادیوں کے فاصلے کم ہوتے چلے گئے۔ اور ذرائع آمد و رفت میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ کشتیوں نے جہازوں کی صورت اور جہازوں نے بادبانی جہازوں کی صورت اختیار کرلی۔ پانیوں پر چلنے والوں نے بیلوں پر چڑھنا شروع کردیا۔ پھر اونٹوں۔ گدھوں۔ گھوڑوں پر چڑھنا شروع کیا۔ پھر ہاتھیوں پر چڑھنا شروع کیا۔ اور پھر آرام اور سہولت سے سفر کرنے کے لئے بیلوں۔ گھوڑوں اور گدھوں کو گاڑیوں میں جوتنا شروع کیا۔ اور پھر ان گاڑیوں اور جہازوں نے سڑکوں اور سمندروں کے ذریعہ دور دور تک آمد و رفت کے سلسلہ کو جاری کیا۔

جب انسانی دماغ اس حد تک پہونچ گیا۔ کہ مختلف حالات کے متوازی تعلیمات کو سمجھ سکے۔ اور موقعہ مناسب پر ان کا استعمال کرسکے۔ جب انسان باہمی میل جول کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنے کے قابل ہوا کہ سب بنی نوع انسان ایک ہی ہیں۔ اور سب کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اور سب کو ہدایت دینے والا ایک ہادی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ریگستان عرب کی بستی مکہ میں اپنا وہ آخری پیغام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ جس کی پہلی آیت ہی یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین وہ خدا تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ جو ہر قوم اور ہر ملک کی یکساں ربوبیت کرنے والا ہے۔ اور اس کی ربوبیت کا پہلو کسی ایک قوم یا ایک ملک کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ جس کے کلام کا خاتمہ بھی ان آیات پر ہوتا ہے۔ کہ تو کہہ میں اس خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ جو تمام بنی نوع انسان کا رب ہے۔ جو تمام بنی نوع کا بادشاہ ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کا معبود ہے۔ یہ شخص یقیناً آدم ثانی تھا۔ جس طرح آدم اول کے زمانہ میں ایک ہی کلام اور ایک ہی امت تھی۔ اسی طرح اس کے زمانہ میں بھی ایک ہی کلام اور ایک ہی امت ہوگئی۔ پس اگر اس دنیا کا پیدا کرنے والا خدا ایک ہی ہے۔ اور اگر وہ تمام اقوام اور تمام ممالک کے ساتھ یکساں تعلق رکھتا ہے۔ تو ضروری تھا کہ کسی وقت تمام قومیں اور تمام افراد ایک نقطہ مرکزی کی طرف جھکتے۔ یا ایک نقطہ پر جمع ہونے کا سامان ان کے لئے پیدا کیا جاتا۔ اور اس غرض کو قرآن کریم پورا کرتا ہے۔ قرآن کریم کے بغیر دنیا کی روحانی پیدائش بالکل بے کار ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دنیا اگر روحانی طور پر ایک نقطہ پر جمع نہیں ہوتی۔ تو خدائے واحد کی وحدانیت کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔ شروع شروع میں دریاؤں کے کئی نالے ہوتے ہیں۔ مگر دریا آخر ایک بڑے وسیع راستہ میں اکٹھا ہوکر چل پڑتا ہے۔ تبھی اس کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ موسےؑ۔ عیسےؑ۔ زرتشتؑ۔ کرشنؑ اور دوسرے انبیاء کی تعلیمات پہاڑی نالے تھے اپنی اپنی جگہ پر وہ بھی مفید کام کر رہے تھے۔ مگر ان نالوں کا ایک دریا میں مل جانا خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور بنی نوع انسان کی انتہائی ترقی پر پہونچنے کے لئے نہایت ضروری تھا (دیباچہ تفسیر القرآن)

دُعَاء

از سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منصورہ بیگم سلمہا کی مسلسل بیماری ہی پریشان کن تھی کہ اس میں عزیز عبداللہ خان کی ناگہانی شدید علالت سے دل سخت اضطراب میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں رات کو دعا کرتے کرتے کچھ دعائیہ اشعار سے موزوں ہو گئے ہیں۔ جو شائع کرنے کے لئے محض اس لئے ارسال ہیں کہ شائد کسی اور کو بھی عالم درد کی نسبتاً پرسکون گھڑیوں میں ان کا پڑھنا اچھا معلوم ہو۔ مبارکہ

میرے مولا مرے وَلیّ و نصیر
اے مُجیب الدعا۔ سمیعٌ و بصیر
دِل کی حالت کے جاننے والے
اے ودود و رؤف ربِّ رحیم
لطف کر بخش دے خطاؤں کو
شافیٔ و کافیٔ و حفیظ و سلام
خالِقُ الخلق۔ ربِّیَ الاعلیٰ
واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا
اپنے نامِ کریم کا۔ صدقہ

میرے آقا مرے عزیز و قدیر
قادِر و مقتدر عَلیم و خبیر
اپنے بندوں کی ماننے والے
اے غفور۔ اے مرے عفوّ و حلیم
ٹال دے۔ دُور کر بلاؤں کو
مالکِ ذوالجلال والاکرام
حیّ و قیوم مُحیِ الموتیٰ
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا
اپنے فضل عظیم کا۔ صدقہ

تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے پیارے دل دے شفا پیارے

آمین

قائدین مجالس کا انتخاب

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے قائدین اور زعماء کے انتخاب کے لئے مجالس کو علیحدہ علیحدہ اور بذریعہ اخبار اطلاع دی جاچکی ہے۔ ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے انتخاب کی اطلاع نہیں آئی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس کے عہدیداران کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد انتخاب کرکے مرکز کو مطلع کریں۔ اور مجالس مقامی کی پوری تنظیم کریں۔ اور مجلس کے پروگرام پر عمل کریں۔ اور کرائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان
۴ میکلوڈ روڈ لاہور

ٹانگانیکا کا جنوبی صوبہ

ایک نووارد مبلغ کے مشاہدات و تاثرات

(از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ مشرقی افریقہ)

(۲)

میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ وہ معدودے چند افریقن عیسائی جو عیسائیت کو ایک مذہب سمجھ کر اس پر کاربند ہیں اور دنیا کے لہو و لعب سے پرہیز کرتے ہوئے حتی الامکان بے لوث زندگی گزارنا چاہتے ہیں معمولی سی تحریک پر تلاش حق کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور ان کا بالآخر اسلام قبول کر لینا نسبتاً آسان ہوتا ہے لیکن وہ دنیادار عیسائی جو خود عیسائیت پر بھی کاربند نہیں بلکہ مغربی تہذیب کو عیسائیت کا سب سے بڑا شاہکار سمجھ کر اس کی جملہ برائیوں میں ملوث ہیں وہ تلاش حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اسلام کی شدید مخالفت پر اتر آتے ہیں اور اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا عیسائیت اور اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے چنانچہ مسلمانوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی وہ ہر ممکن کوشش کر کے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور مسلمان اپنی لاعلمی اور کم فہمی کی وجہ سے نہیں سمجھتے کہ اس ظاہری ملاپ کا مقصد دراصل ان کو نقصان پہنچانا۔ اور ان کو اپنے عقائد میں متزلزل کرنا ہے۔

چنانچہ افریقہ میں چرچ آف انگلینڈ نے رومن کیتھولک کے طریق کار کے خلاف موخرالذکر طریق اختیار کیا۔ اور مسلمانوں کے گھر میں نقب لگا کر اور اسلامی ماحول میں داخل ہو کر عیسائیت کی تبلیغ شروع کی۔ چنانچہ اس نے سب سے پہلے زنجبار کو اپنا میدان عمل تجویز کیا جہاں اس زمانے میں بھی اسلامی تہذیب کے کچھ دھندلے نقوش باقی ہیں۔ اور وہاں اسلام مسخ شدہ صورت میں ہی سہی باقی ضرور ہے۔ چنانچہ پادریوں نے سب سے پہلے سواحیلی زبان سیکھی اور ز... کے شیوخ کو گراں بہا تحائف دیکر ان مفید مطلب حوالجات کے سواحیلی میں ترجمے کروائے جو گذشتہ زمانے کے مفسرین نے حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں مردے زندہ کئے جانے اور ان کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے اور دوبارہ نازل ہونے کے بارے میں بیان کئے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے تمام حوالوں کو جمع کر کے انہوں نے نہ صرف مسلمان عوام کے سامنے پیش کرنا شروع کیا بلکہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ٹھنڈے دل سے بغور کر کے بتائیں کہ اسلام اور عیسائیت میں کیا فرق ہے۔ جب باہمی میل ملاپ کا ماحول تیار کر لیا گیا تو پھر انہی حوالجات کی مدد سے انہوں نے مسلمانوں سے پوچھنا شروع کیا۔

(۱) بتاؤ کون افضل ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یا یسوع مسیح؟ خدا کا زیادہ پیارا کون ہے وہ جو خدا کے پاس داہنی جانب بیٹھا ہے یا وہ جو زمین میں مدفون ہے؟ دیکھو تمہارے فلاں عالم نے یہ لکھا ہے اور ہماری بائیبل بھی یہی کہتی ہے۔

(۲) بالآخر تم نے عیسےٰ علیہ السلام کی غلامی میں آنا ہے اور ہو سکتا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی تک تم زندہ نہ رہو اور اس کی برکتوں سے محروم ہو جاؤ۔ آج ہی سے کیوں اس غلامی کو قبول نہیں کر لیتے جس کا جوا کل تمہاری گردن پر رکھا جانیوالا ہے۔ دیکھو یہ حوالہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے گندوں کو صاف کرے گا۔ تم ابھی سے ان گندوں سے پاک ہو جاؤ۔ (العیاذ باللہ)

(۳) مسلمان علما کی حالت دیکھو لالچی اور بھوکے ہیں پیٹ بھرنے کو روٹی میسر نہیں۔ ہمیں دیکھو ہم سکول کھولتے ہیں۔ علم سکھاتے ہیں۔ تہذیب لوگوں کو نوازتے ہیں۔ کیا یہ ترقی عیسائیت کی صداقت کی دلیل نہیں ہیں؟ (نعوذ باللہ)

مندرجہ بالا سوالات کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے کہ ہمارے مسلمان علماؑ نے ہی اسلام کی جڑوں پر تبر رکھا ہے اور اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے اغیار کے ہاتھ خود مضبوط کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بالخصوص افریقہ میں مسلمانوں کا نوجوان طبقہ عیسائیت کی طرف بہا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس مسلمان ہیں کہ خواب غفلت میں پڑے سوتے ہیں۔

لنڈی کے ایک پادری سے بعض ملاقاتوں کے دوران میں میں نے پوچھا کہ ایک طالب علم کو عیسائیت کی طرف مائل کرنے میں آپ کو کتنا عرصہ لگتا ہے۔ اس نے کہا جب کوئی طالب علم مسلسل دو سال تک کسی عیسائی سکول میں تعلیم پا لیتا ہے تو پھر ہم اسے یقینی طور پر اپنا شکار سمجھنے لگتے ہیں اور بالآخر وہ عیسائی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے پر فریب طریقوں سے عیسائیت کی تبلیغ کر کے آج چرچ آف انگلینڈ کا یہ مشن جو مساسی مشن کے نام سے مشہور ہے۔ پچیس بڑی اور ۱۰۸ چھوٹی چھوٹی شاخوں پر مشتمل ہے۔

مشن کے مرکزی ادارے میں ۳۴ پادری ہیں۔

۸۱ رجسٹرڈ سکول۔ ۱۸۷ دیہاتی سکول ہیں۔ ایک گریڈڈ سکول ہے۔ ۱۱ ٹیچرز ٹریننگ کالج مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے ہے۔ ایک تھیالوجی کالج بھی ہے۔ اس علمی کام کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ۲۲۰۰ شلنگ سالانہ گرانٹ ملتی ہے۔ یہ میڈیکل گرانٹ ۱۷۶۰۰ شلنگ سالانہ کی (؟) کے علاوہ ہے۔ متعدد ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ جن کے ماتحت سات ہسپتال اور دس ڈسپنسریاں ہیں۔ ایک سکول نرسوں کی ٹریننگ کے لئے ہے۔ ان سب سکولوں میں ۱۲۷۶۶ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دونوں رومن کیتھولک مشنوں کی بھی یہی حالت ہے ان کے افراد کی مجموعی تعداد دو لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۲۶ بڑی بڑی برانچیں ہیں۔ ڈیڑھ صد سے سکول اور ہزار سے قریب دیہاتی سکول ہیں۔ ہسپتال بڑا عمدہ ہے اور اس کی برانچیں تقریباً ہر مشن میں ہیں۔ یہ لوگ تجارت بھی کرتے ہیں اور صنعت و حرفت کے علاوہ تیل اور آٹا پیسنے کی مشینیں بھی چلا رہے ہیں نہایت عالیشان گرجے ہر جگہ موجود ہیں۔

متذکرہ بالا امور سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں عیسائی مشن کس قدر طاقتور ہے اور وہ کس تن دہی اور ہوشیاری سے اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اس دھن میں ہمہ تن مصروف ہیں کہ عیسائیت کا جھنڈا اسلام کے جھنڈے کو بالکل اکھیڑ کر پھینک دے۔ کتنا ہی افسوسناک اور المناک مستقبل پیدا کیا جا رہا ہے۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

آئیے اب ذرا مسلمانوں کی اندرونی حالت کا بغور مطالعہ کیجئے کہ مسلمان کس طرف جا رہا ہے آہ مسلمان خود اپنے پاؤں پر کس بے دردی سے کلہاڑے چلا رہا ہے۔ ایک ضرب لگاتا ہے اور فخر سے گردن اونچی کرتا ہوا تماشائیوں کے لئے خوشی و غم کے متضاد جذبات پیدا کرتا ہے۔ اے خدا رحم کر اور ان لوگوں کو عقل عطا کر۔ ان کی آنکھیں کھول تا یہ اپنی حالت کو دیکھیں۔ ان کے دل و دماغ کو روشن کر تا یہ راہ پائیں اور محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو طاقت اور غلبہ عطا ہو۔ آمین۔

یہاں کے مسلمان چند ایک ایسی رسومات میں پھنسے ہوئے ہیں جو ان کی علمی عملی اور اقتصادی حالت کو کبھی سدھرنے نہیں دیتیں۔ مثلاً:-

(۱) ذکری۔ یہ عمل قرآن کریم پڑھانے اور پڑھتے وقت کیا جاتا ہے۔ معلم یا شیخ (مولوی صاحب) قرآن کریم پڑھتا ہے اور چند لفظوں یا آیت کے کسی وقف پر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہاتھ کو تین بار نیچے ہوا کو زمین کی طرف دھکیلتے ہوئے حرکت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حاضرین مجلس سانس کی ساری ہوا خارج کرتے ہوئے اور جسم کو نیچے کی طرف تینوں بار جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہیں۔ جیسے بعض اوقات آپ نے دیکھا ہوگا۔ پیر صاحب نے اپنے کسی مخلص مرید کو گڑ کھلایا ہو اور اسے قوالی سننے کی وجہ سے حال پڑ جائے تو وہ سر کو زمین کی طرف مارتا ہے اور زور سے منہ سے اللہ اللہ وغیرہ کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ اکبر تینوں بار کہتے ہوئے مقررہ حصہ قرآن ختم کیا جاتا ہے۔ وہ طالب علم جو اس طریق سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر لیتا ہے۔ یہ ... میں بیٹھتا ہے اور امتحان ... فضیلت مسلمہ سمجھی جاتی ہے۔ ... مجلسوں اس کی مرادیں بر آئیں۔ اور اگر خدانخواستہ ... اس قسم کی ذکری مجلس کی بجائے لوگ جلوس کے رنگ میں گلیوں میں سے ہو کے گزریں تو کئی ہندوستانی ماؤں کو اپنے بچے بہلانے مشکل ہو جاتے ہیں۔

اس ذکری کے ذکر سے میری مراد یہ ہے کہ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی چیز اور چند منٹوں کے لئے تماشائی کو ہنسانے والی حرکتیں ایک دوربین نگاہ کو حزیں کر دیتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ مسلمانوں کے بچوں کے لئے اس کورس ہی سے گذرنا ضروری ہے۔ اگر وہ دین کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے بہت سے بداثرات کے علاوہ دو بڑے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

اوّل بچے اس تکلیف مالایطاق کو برداشت نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے طلباء کی تعداد ایک فیصدی سے بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ دوم آئندہ نسل کا دماغ بالکل ڈل ہو کر رہ گیا ہے۔ کم از کم پندرہ سال کی عمر کے بعد ایک طالبعلم اس مصیبت سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کسی قدر نیک و بد کو پہچاننے کے قابل ہو جاتا ہے تو گذشتہ حرکات پر اپنے ہمدرد عیسائی دوست کے تمسخرانہ توجہ دلانے پر سخت نادم ہوتا ہے۔ یہ ایک پہلی ضرب ہے جو اسے عیسائیت کی موجودہ تہذیب و تعلیم کی فضیلت تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اگر وہ عیسائیت کو قبول کرنے کے گناہ سے بچ بھی جاتا ہے

تو ... ... تو کم از کم عیسائیت کا مداح اور بعض دفعہ ایجنٹ ضرور بن جاتا ہے۔

۲۔ دوسری عبادت "مولود شریف اور زیارت قادریہ" ہے۔ ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی تجدید کے لئے ہر سال منائی جاتی ہے۔ بلکہ اگر کوئی خوشی کا موقعہ پیدا ہو تب بھی مولود شریف کی مجلس منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں اہل خانہ بمع تمام رشتہ دار جن کو خوشی حاصل ہوئی ہو بڑھ چڑھ کر شلنگ درمیان میں رکھی ہوئی تھالی یا کپڑے پر پھینکتے جاتے ہیں۔ جونہی شیخ (مولوی صاحب میر مجلس) صاحب اللّٰھم صلّ علیٰ محمد ایک خاص طرز و انداز سے کہتے ہیں۔ فوراً کسی طرف سے پانچ کی طرف سے دس شلنگ کے نوٹ یا سکہ مسابقت کی روح سے لبریز جذبات سے پھینکے جاتے ہیں یہاں تک کہ مولود شریف ختم ہوتا ہے اور تمام رقم بسم اللہ جزاکم اللہ کے الفاظ کے ساتھ شیخ صاحب کے آگے پیش کی جاتی ہے۔ اگر رقم کافی ہو تو شیخ صاحب بشاش چہرہ اور تشکرانہ نظروں سے اور اگر رقم تھوڑی ہو تو کسی قدر انقباض کیساتھ بہرحال قبول فرما لیتے ہیں اور بعض حاضرین کو چائے سے نوازا جاتا ہے۔

جو مولود شریف سال میں ایک بار ہوتا ہے اس میں کم از کم شرح فی کس پانچ شلنگ ہے اور اس سے زیادہ مولود شریف پڑھتے وقت کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ مولود ختم ہونے کے بعد شیخ صاحب حاصل شدہ رقم اپنے مخلص چیلے کے حوالہ کر کے خود سٹیج پر پہنچتے ہیں۔ اور حاضرین کو آئندہ سال یوم مولود کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اور محبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے خطاب فرماتے ہیں۔ نذر دینے والوں کی فہرست پہلے سے مرتب ہوتی ہے اگر وہ نہ سنائی جاوے تو بالعموم کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ جو شخص پانچ شلنگ کبھی نہیں دے سکتا ہے۔ وہ منافق ہے۔ کافر ہے اس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قطعاً محبت نہیں۔ یہ بھلا آئندہ سال سات شلنگ کب دے گا۔ اس کو اپنے دین کی فکر کرنی چاہیئے وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد دور دور سے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اور منتظمین جان بوجھ کر خوراک کم تیار کرتے ہیں تاکہ آئندہ بڑھتی ہوئی ضروریات اور چیزوں کی مہنگائی پر مناسب مہیا ہو سکے۔ بعینہ اس قسم کا اجتماع سال میں ایک دفعہ زیارت قادری ہوتا ہے۔ یہ سید عبد القادر صاحب جیلانی کے ساتھ عقیدت کے اظہار کیلئے کیا جاتا ہے مگر مولود شریف سے زیادہ اسکی رونق ہوتی ہے۔ تیسرے وہ رسومات ہیں۔ جو مردہ کے نہلانے کفن پہنانے اور جنازہ پڑھ کر دفنانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ علاوہ دیگر بدعات کے پیسہ حاصل کرنے کی جو بدعات ہیں۔ وہ کسی قدر ہندوستانی جاہل ملانوں سے ملتی ہیں مگر ایک چیز زیادہ ہے وہ یہ کہ جس گھر میں فوتیدگی کا حادثہ ہو جائے۔ اس کے متعلقین پر پچاس کی رقم ۱۲ شلنگ سے بعض اوقات تقریباً چالیس شلنگ تک پہونچ جاتی ہے اگر وہ نادار غریب ہوں تو پھر میت کے گھر کی چیزیں بعض اوقات فروخت کر دی جاتی ہیں اہل خانہ کی آنکھوں کے سامنے ان کی محنت مزدوری سے جمع کردہ اشیاء نیلام ہو جاتی ہیں۔ ایک طرف اس کے عزیز کی موت دوسری طرف اس کے گھر میں یوں لوٹ مار اور پھر سات دن تک تعزیت .... اگر ہیڈ والے احباب کے کھانے کا سارا بار کیا یہی اخلاقی غلامی نہیں ہیں کہ جن سے آزادی دلانے کے لئے ایک مصلح کھڑا کیا جاتا ہے یہی وہ رسوم ہیں جو بڑے سے بڑے ایماندار کو صدمہ کے نڈھال غریب کو ایسے منحوس الفاظ کہنے پر جرأت دلاتی ہیں کہ کاش مسلمان نہ ہوتے

العیاذ باللہ:

اس سارے صوبہ میں مسلمانوں کی بہتری کے لئے کوئی انتظام نہیں کوئی سکول نہیں۔ جب خود مسلمان ہاتھ نہ ہلائیں تو غیر جو کہ ان کے دشمن ہیں۔ کیا مدد کریں گے۔ اس جگہ کی ساری تعلیم کا انتظام مشنوں کے ہاتھ میں ہے گورنمنٹ نے ایک دو سکول عام پبلک کے لئے بلا تفریق مذہب کھول رکھے ہیں۔ مگر ان کی تعلیم ناقص اور ٹیچر عیسائی ہیں۔ شاذ ہی کوئی مسلمان ہوگا

یہ وہ میدان ہے۔ یہ وہ دنیا ہے۔ جس کے اندر احمدیت کا ایک بے کس و بے بس۔ نحیف و ناتواں بے سر و سامان سپاہی محض خدا تبارک تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے یقین سرور سے پُر جذبات کے ساتھ اترا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ وہ کچھ نہیں علم کے لحاظ سے عمل کے لحاظ سے بلکہ تمام استعداد۔ مادیہ اور سامان ظاہری کے لحاظ سے نہایت ہی گیا گزرا ہے۔ اور اس احساس سے اسکی مسرت کی گھڑیاں بسا اوقات مایوسی کی تلخیوں سے بدل جاتی ہیں مگر خدائی وعدے اس کے ساتھ ہیں۔ وہ وہی اس کا سہارا ہیں۔

یونیورسٹی سینٹ کے انتخاب میں کس کو ووٹ دیا جائے؟

(از مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

باہمی مشورے سے طے پایا ہے کہ مندرجہ ذیل امیدواروں کی سفارش کی جائے:-

(۱) میاں عبد الحکیم صاحب ہیڈ ماسٹر
(۲) آغا بیدار بخت۔
(۳) پروفیسر سید عبد القادر صاحب
(۴) ملک غلام رسول صاحب مشوق۔
(۵) پروفیسر علم الدین صاحب۔ سالک
(۶) ڈاکٹر محمد الدین صاحب تاثیر
(۷) پروفیسر منیر الدین صاحب۔
(۸) پروفیسر سعادت علی خانصاحب۔
(۹) طفیل محمد صاحب ہیڈ ماسٹر۔

کیونکہ سارے ووٹ دس ہیں۔ اس خیال سے کہ احباب نے کسی امیدوار سے وعدہ نہ کر رکھا ہو دسویں ووٹ کیلئے کوئی سفارش نہیں کی جا رہی۔

سرحدی ریاستوں کے مسلم لیگی لیڈروں کا حکومت پاکستان سے مطالبہ

کراچی ۲۳ فروری۔ آج صبح یہاں ایک مختصر کی پریس کانفرنس میں چترال ریاستی مسلم لیگ کے صدر مسٹر عبد الحق دیر مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری پیر سرور سید اور امب ریاستی مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری محمد اسلم نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ چونکہ ان ریاستوں میں "ظلم جبر بد انتظامی اور سخت قسم کی رشوت ستانی" کا دور دورہ ہے۔ لہٰذا ان ریاستوں کو شمال مغربی سرحدی صوبے میں شامل کر دیا جائے۔

ریاست چترال کے افسوسناک حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر عبد الحق نے کہا۔ یہ بڑے رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ محض حکمران کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بہت سے بڑے بڑے لیگیوں کو جنہوں نے بڑی خدمات انجام دی ہیں جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے اور وہ مصیبت کی زندگی گذار رہے ہیں حتیٰ کہ شاہی خاندان کے دو افراد کو یعنی شہزادہ محمد احسان الملک اور شہزادہ محمد مطیع الملک کو محض اس لئے جیل میں بند کر دیا گیا ہے کہ وہ مسلم لیگ کی طرف میلان رکھتے تھے۔"

ریاست دیر کی مسلم لیگ کے سیکرٹری نے کہا۔ میں حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہم پر رحم کرے اور ریاست دیر کو صوبہ سرحد سے ملحق کر دے۔ اس عرصہ میں مرکزی حکومت مناسب تعداد میں اسکول۔ پوسٹ آفس اور ہسپتال قائم کرے اور ریاست میں مسلم لیگ کے حقوق کا تحفظ کرے تاکہ مسلم لیگ یہاں آسانی سے کام کرتی رہے۔"

مسٹر محمد اسلم نے کہا۔ جب سے ریاست امب میں مسلم لیگ نے کام کرنا شروع کیا ہے۔ نواب صاحب تحریک آزادی کو کچل دینے کے درپے ہیں۔ قبل اس کے کہ ریاست کا قطعی الحاق ہو۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان کی جانب سے مقرر کئے ہوئے ایک ایڈمنسٹریٹر کو ریاست کا اقتدار دیدیا جائے۔ تاکہ عوام اور زیادہ مصائب اور تکلیفوں سے بچ جائیں۔" (داستار)

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان بحری سفر کا انتظام

کراچی ۲۳ فروری۔ عوام کی طرف سے برابر مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان بحری سفر کا انتظام کیا جائے۔ لہٰذا وزارت تجارت، حکومت پاکستان نے اس مقصد کے لئے میسرز مغل لائنز کا جہاز "اسلامی" ۶ ماہ کے لئے لے لیا ہے۔ وہ پہلی مرتبہ پنجشنبہ ۲۴ فروری ۱۹۴۹ء کو کراچی سے چٹاگانگ روانہ ہوگا۔

اس جہاز میں عرشہ کے ۱۲۰۰ مسافر اور اوپر کے درجوں کے ۸۰ مسافر سفر کر سکتے ہیں وہ آمد و رفت کا سفر ایک ماہ میں پورا کرے گا۔

وزارت تجارت کو مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان بحری سفر کے مستقل انتظام کی ضرورت کا بخوبی احساس ہے اور وہ امریکہ سے ایک مسافر جہاز خریدنے کے لئے محمدی اسٹیم شپ کمپنی سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ امید ہے کہ یہ جہاز جس کا آرڈر مذکور کمپنی نے دیا ہے پانچ ماہ کے اندر کراچی پہنچ جائے گا۔ اور پاکستان کے ہر دو حصوں کے درمیان بحری سفر کا مستقل انتظام ہو جائے گا

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ پاکستان کو مکھن سپلائی کریں گے

کراچی ۲۳ فروری حکومت پاکستان کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی طرف سے مکھن اور پنیر کی حسب ذیل مقدار پاکستان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

(الف) حکومت آسٹریلیا کی طرف سے:- مکھن ۳۰ ٹن منجمد مکھن ۲۰ ٹن پنیر ۹ ٹن
(ب) حکومت نیوزی لینڈ کی طرف سے:- مکھن ۱۰۰ ٹن

(الف) میں جو مقداریں درج ہیں وہ ۱۹۴۹ء کی پہلی ششماہی کے لئے ہیں اور (ب) میں جو مقداریں درج ہیں وہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۹ء کو ختم ہونے والی مدت (ششماہی) کے لئے ہیں۔

پاکستان میں مکھن اور پنیر کی درآمد پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ پاکستان کی جو کمپنیاں یہ اشیاء درآمد کرنا چاہیں۔ وہ پاکستان ٹریڈ کمشنر متعینہ آسٹریلیا معہ بریڈ لیز ہیڈ روڈ۔ موسمان نیو ساؤتھ ویلز۔ ڈبلیو سے خط و کتابت کریں۔

کیرن باغی سیام میں داخل ہو گئے

بنکاک ۲۴ فروری۔ بارڈر پولیس سکواڈ کی بورڈ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کیرن گوریلا فوج کے کئی چھوٹے چھوٹے دستے سیام کی سرحد کو عبور کر کے شمالی اور شمالی مشرقی علاقوں میں داخل ہو چکے ہیں پولیس نے بعض کو گرفتار کر لیا۔

فلسطین میں فوجی حکومت کا خاتمہ

بیروت ۲۳ فروری۔ نہایت موثق حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مشرق اردن کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ فلسطین میں اپنی فوجی حکومت فوراً ختم کر دے خیال ہے کہ اس سلسلہ میں بہت جلد اعلان جاری کر دیا جائے گا۔ فوجی حکومت توڑنے کے بعد شہری حکومت قائم کر دی جائے گی۔

ڈنمارک کے وزیر خارجہ کا عزم لندن و واشنگٹن

کوپن ہیگن ۲۲ فروری:- یہ معلوم کرنے کے لئے کہ معاہدہ اوقیانوس میں ڈنمارک کی کیا حیثیت ہو گی۔ ڈنمارک کے وزیر خارجہ کے جلد ہی لندن اور واشنگٹن جانے کا امکان ہے۔ امکان ہے۔ کہ اس کا فیصلہ کل ڈنمارک کی پارلیمنٹ کی خارجی امور کی کمیٹی کے ایک خفیہ اجلاس میں کیا جائیگا۔ توقع ہے۔ کہ ڈنمارک کے نئے وزیر اعظم کابینہ کو یہ ہدایت کریں گے۔ کہ ڈنمارک کی تو ہ حفاظت کے لئے مغربی طاقتوں اور معاہدہ اوقیانوس کے متعلق نیا طرز عمل ہی ایک واحد ہے۔ اب سویڈن اکیلا رہ گیا ہے۔ اب اسے اپنی حیثیت کے متعلق خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور جو فوجی لیڈر حکومت کی غیر جانبداری کی پالیسی کے مخالف تھے ان کی حیثیت قوی تر ہوتی جا رہی ہے۔ گو کہ ابھی سویڈن معاہدہ اوقیانوس میں شمولیت کرنے کے نظریہ سے بہت دور ہے۔ (اسٹار)

لندن میں ٹڈیوں کے خلاف کنونشن

لندن ۲۲ فروری:- آج صبح برطانوی دفتر خارجہ میں ایک کنونشن پر دستخط ہوئے۔ اس کی وجہ ٹڈیوں کے خلاف بین الاقوامی اشتراک عمل میں اضافہ ہو جائیگا۔ اس کنونشن کا مقصد ٹڈیوں کے کنٹرول کے لئے ایک بین الاقوامی سروس قائم کرنا ہے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر شمالی رہوڈیشیا میں ہو گا۔ اب تک دفاع کیا جاتا تھا۔ لیکن اب کنٹرول کا نیا اصول حملہ ہو گا ٹڈیوں کے حملہ کے خدشہ کا اب فوجی طرز پر سرکوبی کی جدوجہد سے مقابلہ کیا جائیگا۔ افریقہ میں ٹڈیوں کے خلاف جہازوں سے ٹیلیگرام کے ذریعہ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی جائے گی۔ جو لڑائی کا دستہ مقرر کرے گا۔ اور خدوش علاقوں کو طاقت مجتمع کرنے کے لئے اطلاع دے گا۔

اس کنونیشن پر دستخط کرنے والے ممالک برطانیہ بلجیئم۔ جنوبی افریقہ اور جنوبی رہوڈیشیا ہیں۔ دوسرے ملکوں کو کنونیشن پر عمل کرنے کے لئے دعوت دینے کی ایک دفعہ رکھی گئی ہے (اسٹار)

لبنانی پولیس نے بین الاقوامی چور کو گرفتار کر لیا

بیروت ۲۲ فروری:- ایک بین الاقوامی چور اور چال باز جس کی تلاش میں یورپ کے کئی ایک ممالک کی پولیس۔ برطانیہ۔ فرانس اور بلجیئم سمیت سرگرداں تھی۔ کل بیروت میں پکڑا گیا۔ اس نے لبنان میں بہت سی چوریاں اور ٹھگیاں کیں اور غالباً یہ بغیر پاسپورٹ کے ملک میں داخل ہوا تھا۔

وہ ایک شادی کے موقع پر تقریر کر رہا تھا۔ کہ پولیس نے بلڈنگ کے چاروں طرف گھیرا ڈال کر اس کو گرفتار کر لیا

چینی امن پر غور کرنے کیلئے کانفرنس طلب کرینگے

سن فو کو خودکشی کر لینی چاہیئے۔ ڈیموکریٹک لیگ لیڈر

نانکنگ ۲۲ فروری:- چین میں قیام امن کے امکانات پر غور کرنے کے لئے چینی زعماء چین سرکاری افسروں کی ایک کانفرنس طلب کریں گے۔ ان افسروں میں سابق وزیر اعظم چانگ چن اور مرکزی چین کے فوجی علاقہ کے کمانڈر ایچ پائی چن ہسی بھی شامل ہونگے۔ ڈیموکریٹک لیگ کے سابق سیکرٹری جنرل پروفیسر لیانگ سن من نے ایک مقالہ میں تحریر کیا ہے کہ جنگی مجرمین کا نام نہاد مسئلہ کمیونسٹوں کے ساتھ معاہدہ کی راہ میں کوئی بڑی رکاوٹ نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ وزیر اعظم سن فو جیسے کومنتانگ لیڈروں کو خودکشی کر لینی چاہیئے کیونکہ انہوں نے خانہ جنگی کو طول دینے میں بہت "کام" کیا ہے وہ مزید لکھتے ہیں۔ کہ مزید برآں تمام ذمہ دار کومنتانگ افسروں کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

بادثوق حلقوں کا بیان ہے۔ کہ شنگھائی کے شہریوں کا وفد امن کمیونسٹ لیڈروں سے غیر رسمی گفت و شنید کر چکا ہے۔ جلد سے جلد باضابطہ طور پر امن کی گفت و شنید کا انتظام کرنے کے لئے وفد کا ایک ممبر شمالی چین میں کمیونسٹوں کے سیاسی مرکز شیہ چیا چوان ماؤزی تنگ سے ملنے جائیگا۔ (اسٹار)

فلسطینی عربوں کو پاسپورٹ کی آسانی!

عمان ۲۲ فروری:- یہاں بجریہ ایک حکم میں کہا گیا ہے کہ جب فلسطینی عرب شرق اردن کے پاسپورٹوں کے لئے درخواست دینے لگیں تو انہیں فلسطینی پاسپورٹ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ انہیں دوسری دستاویز دکھانے کی ضرورت ہے جو یہ ثابت کرتی ہوں کہ وہ فلسطینی عرب ہیں (اسٹار)

برطانوی سیاست دان دمشق میں

بیروت ۲۲ فروری:- برطانوی ڈپلومیٹک کورس کے مسٹر آسٹن ہیگ جنکو عرب ریاستوں کے ساتھ صلاح و مشورہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اپنا کام جاری رکھنے کیلئے بیروت سے دمشق روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

درخواست دعا

شیخ فیض قادر صاحب آف ہاٹا پورہ کی لڑکی بعارضہ نمونیہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کیلئے دعائے صحت فرمائیں۔ (شیخ اسد الحق)

دہلی میں پاکستان و ہندوستان کمشن کی سرگرمیاں

فوجی مشیر کی ہندوستانی سپہ سالار سے ملاقات

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ اقوام متحدہ کے پاکستان و ہندوستان کمشن نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر میں رائے شماری کی نگرانی کرنے کے لئے میکسیکو نے آٹھ مبصر دینے کا فیصلہ کیا ہے اب مبصرین کی کل تعداد ۳۷ ہو جائیگی۔ اور اتنی ہی تعداد میں مبصرین کی ضرورت تھی۔ اس وقت امریکہ اور کینیڈا کے ۲۱ مبصر کشمیر کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔

کمشن نے آج انڈین یونین کے نمائندہ سر گرجا شنکر باجپائی سے عارضی صلح کے معاہدہ پر عمل کرنے اور رائے شماری کے متعلق گفت و شنید کی۔ کمشن کے فوجی مشیر جنرل ڈبلو ائے نے ہندوستانی سپہ سالار جنرل کریاپا سے ملاقات کی آپ پاکستان کے سپہ سالار سر ڈوگلس گریسی سے ملاقات کرنے کل راولپنڈی جائینگے۔ اور اس کے بعد کمیشن کو بتا سکیں گے۔ کہ عارضی صلح کا پورا مسودہ کتنی مدت میں تیار ہو سکیگا۔

پاکستان فارن سروس کے کامیاب امیدواروں کا تقرر

کراچی ۲۲ فروری۔ پاکستان پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر حکومت پاکستان نے۔ پاکستان فارن سروس میں عارضی تقرر کے لئے اکتوبر ۱۹۴۸ء میں ۱۵ امیدواروں کا انتخاب کیا تھا۔ ان میں سے دو امیدواروں کو جنہوں نے پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس کا امتحان بھی پاس کر لیا ہے اس سروس میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور دو (مسٹر محمد عباس اور مسٹر الیس۔ اے میکویٹ) بحیثیت تھرڈ سیکرٹری علی الترتیب ہائی کمشنر نئی دہلی اور ڈپٹی ہائی کمشنر کلکتہ کے دفتر میں مقرر کئے گئے ہیں۔

بقیہ گیارہ امیدواروں کو پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس اکیڈیمی لاہور میں دو ماہ تک اور وزارت امور خارجہ کراچی میں ایک ماہ تک ٹریننگ دی گئی۔ اب ان امیدواروں کا تقرر اس طرح عمل میں آیا ہے۔

مسٹر رضی الرحمٰن نور ہائی کمشنر لندن کے تھرڈ سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ اور مسٹر آفتاب احمد خاں نیویارک میں نائب قونصل مقرر ہوئے ہیں۔

ان افسران میں سے کوئی بھی وزیر امور خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کا رشتہ دار نہیں ہے جیسا کہ ایک امیدوار کے متعلق کسی اخبار نے اس قسم کی غلط بیانی کی تھی۔

مصالحتی کمیشن اپریل میں رپورٹ دیگا

قاہرہ ۲۲ فروری:۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے بتایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کا مصالحتی کمیشن اپنے کام کے متعلق ماہ اپریل میں اقوام متحدہ کو رپورٹ دیگا لیکن اس کا کام ستمبر تک ختم نہ ہوگا۔ (استار)

مذاکرات رہوڈس لوٹ گئے

قاہرہ ۲۲ فروری:۔ اس اعلان کے باوجود کہ مصری اور یہودی وفد جو اس وقت اپنے اپنے دارالحکومتوں میں ہیں۔ ایک معاہدہ کو مکمل کرنے کے لئے واپس آئیں گے غیر سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ رہوڈس کی مذاکرات ٹوٹ گئی ہیں۔ (استار)

عربوں کے ثقافتی تعلقات

دمشق ۲۲ فروری۔ شام اور دوسرے عرب ممالک کے درمیان ثقافتی تعلقات کی نگرانی کرنے کے لئے ایک خصوصی محکمہ وزارت تعلیم میں قائم کیا گیا ہے۔ یہ محکمہ یونیسکو اور شام کے وابستہ ممالک کے درمیان رابطہ کا بھی کام دے گا (استار)

نیاسالینڈ کا ہندوستانی ممبر

بلان ٹائر (نیاسالینڈ) ۲۲ فروری۔ ملک کی تاریخ میں پہلی بار نیاسالینڈ کی لیجسلیٹو کونسل میں ایک ہندوستانی اور دو مقامی باشندے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ تین سال تک اپنے عہدہ پر رہیں گے (استار)

نئی دہلی ۲۲ فروری حکومت برما ہندوستان کے ساتھ اپنی تجارت کو ترقی دینے کے لئے ہندوستان کے بڑے بڑے اہم تجارتی مرکزوں میں اپنے تجارتی کمشنر مقرر کرے گی۔

پیر الٰہی بخش سے سرکاری مکان خالی کرا لیا گیا

کراچی ۲۳۔ فروری سابق وزیر اعظم سندھ سے "پریمیئر ہاؤس" یعنی جس بنگلہ میں وہ بحیثیت وزیر اعظم رہتے تھے۔ خالی کرا لیا گیا ہے۔ اور وہ اپنی کوٹھی میں منتقل ہو گئے ہیں۔ اب اس بنگلہ میں قاضی فضل اللہ صاحب وزیر سندھ منتقل ہو رہے ہیں۔

پاکستان میں ۱½ کروڑ پونڈ کا برطانوی سامان درآمد کیا گیا

لندن ۲۳ فروری کل تجارتی بورڈ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ نے پاکستان سے ۱۹۴۸ء میں ۷۰۴ء ۳۵۸، ۱۱ پونڈ کا سامان درآمد کیا۔ اور پاکستان کو ۹۶۶ ۵۴ ۱۸ پونڈ مالیت کا سامان برآمد کیا۔ جنوری ۱۹۴۸ء میں جس قدر پٹسن درآمد کیا گیا۔ اس کی مقدار ۱۹۴۷ء سے بہت زیادہ ہے۔ پاکستان سے درآمد شدہ اشیا کی مالیت میں گذشتہ سال کی نسبت مندرجہ ذیل اضافہ ہوا۔

اون ۱۶۲۶۶۶ پونڈ (اضافہ) کھالیں ۸ ۱۰۳۳ پونڈ متفرق خام سامان ۷۰۷ ۲۹ پونڈ خام کپاس ۳۸۶۷ پونڈ۔ پاکستان میں برآمد شدہ اشیاء کی ترقی برائے سال ۱۹۴۸ء

بجلی کا سامان ۹۶۰۸۵ پونڈ کپاس سے تیار شدہ سامان ۹۴۵۰۲۷ پونڈ ادویات ۳۴۳ ۱۰۶۵ پونڈ مشینری ۲۰۵۳۶ پونڈ

بہاولپور لیگ کارکنوں کی گرفتاری

ریاستی حکومت نے اپنی پوزیشن واضح کر دی

بغداد ۲۲ فروری:۔ چوہدری رحمت اللہ اور غلام قاسم جیلانی کی حالیہ گرفتاری کا تذکرہ کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ کچھ مدت سے ان کی سرگرمیاں شبہات سے مبرا نہ تھیں۔ اب حکومت کے پاس ایسا سمجھنے کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ کہ یہ ریاست میں امن و امان کو تباہ کر دینے کے خیال سے عوام کو اکسا رہے تھے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کسی فرد کی انفرادی آزادی یا سیاسی جماعت کی آزادی میں دخل اندازی کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ امن و امان میں مداخلت کی خاطر جان بوجھ کر کئے ہوئے ایسے ایجی ٹیشن کو بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ جو ریاست کو پاکستان کی تعمیر میں حصہ لینے سے روک دینے کا باعث بن جائے۔

ریاستی حکومت کا ان دونوں افراد کو زیر نگرانی رکھنے کا فیصلہ ان کے ریاستی مسلم لیگ کے کئے ہوئے انتخابات میں حصہ لینے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

چوہدری رحمت اللہ ایک مقامی غلہ فروش ہیں۔ تقسیم سے قبل وہ انڈین نیشنل کانگرس اور احرار پارٹی کے سرگرم کارکن تھے۔ اس کے بعد سے وہ ریاستی مسلم لیگ کے رکن بن گئے ہیں۔

غلام قاسم جیلانی پہلے ریاستی افواج میں اعلیٰ عہدہ دار تھے۔ دوران جنگ میں ان کو جاپانیوں نے گرفتار کر لیا اور وہ انڈین نیشنل فوج کے ایک سرگرم رکن بن گئے (استار)

گورنر جنرل صوبہ سرحد کا دورہ کرینگے

کراچی ۲۲ فروری:۔ گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین ایک ہفتہ کے دورہ پر صوبہ سرحد جا رہے ہیں سو یکم مارچ کو روانہ ہو جائیں گے۔ یہ گورنر جنرل کا اپنے تقرر کے بعد دوسرا دورہ صوبہ سرحد ہوگا۔ (استار)

بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین میں پاکستان شامل ہو سکتا ہے

کراچی ۲۲ فروری:۔ معلوم ہوا کہ بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین کے مختلف ٹیکنیکل اور ایڈمنسٹریٹو عہدوں پر پاکستانی باشندے مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ یہ یونین جنیوا میں ہے۔ اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے یونین سکرٹری نے پاکستان میں شہری پرواز کے ڈائرکٹر جنرل سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن میں دس آسامیوں کے لئے مناسب پاکستانی امیدواروں کی بھرتی کا انتظام کریں۔ یہ آسامیاں انجینئرنگ اور ایڈمنسٹریٹو نوعیت کی ہیں۔ (استار)

سید قاسم رضوی کو حیدرآباد بھیج

پونا ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے سید قاسم رضوی جو اس سے قبل آنتوں کے زہرباد کے مریض تھے ان کو بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد روانہ کر دیا گیا۔

لیگ پارلیمانی بورڈ کا اجلاس ملتوی ہو گیا

کراچی ۲۳ فروری۔ گذشتہ شب اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کا جلسہ ۲۳ فروری کو ہونے والا تھا اب اسے ۲۴ فروری پر ملتوی کر دیا گیا ہے

بمبئی میں ۵۲۵ کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے

بمبئی ۲۳ فروری۔ آج بمبئی کی پولیس نے تقریباً ایک سو کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا۔ اب تک ۵۲۵ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں۔ بمبئی کی ...... سنٹرل ریلوے پولیس نے ریلوے یونین کے ۲۴ ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے ان ممبروں نے ۹ مارچ سے ہڑتال کرانے کا فیصلہ کیا تھا۔

طہران میں ٹڈی کانفرنس

بغداد ۲۲ فروری:۔ زراعت کے ڈائرکٹر جنرل اور طہران میں ٹڈی کانفرنس میں عراقی نمائندے السید درویش الحیدری نے بتایا کہ کانفرنس نے ایران اور عراق کے درمیان ٹڈی دل سے لڑنے کے لئے ایک اشتراکی حکمت عملی تیار کی ہے۔

کانفرنس نے طے کیا کہ وہ اپنے کام بڑھا دیں گی۔ جس سے ترکی اور شام بھی اس میں شامل ہو جائیں گے ان دونوں ممالک کے نمائندے کانفرنس کے اگلے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ جو سال آئندہ کے اوائل میں بغداد میں ہوگا۔

اینٹی اسرائیل ڈے کا جلسہ

مس فاطمہ جناح صدارت کریں گی!

کراچی ۲۲ فروری:۔ اسرائیل کی نام نہاد حکومت کو تسلیم کرنے کے خلاف احتجاج کے طور پر کل پاکستان مسلم یوتھ انجمن نے جمعہ کے روز فلسطین اور اینٹی ڈے منانے کا انتظام کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جمعہ کے روز جہانگیر پارک میں ایک عام جلسہ منعقد ہوگا۔ اس کی صدارت صدر انجمن مس فاطمہ جناح کریں گی۔

فلسطین کی عدالت عالیہ شرعیہ کے ممبر شیخ عبد اللہ عز الدین مفتی اعظم کے خصوصی نمائندہ مسٹر سلیم الحسینی جلسہ میں تقریر کریں گے۔ مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب کے نوجوان لیڈر بھی تقریریں کریں گے۔ (استار)